اب بھی وقت ھے!

کچھ باتیں فقیر لوگ اپنی موج میں کہہ دیتے ہیں۔ ابھی سننے والے ہی سوچ رہے ہوتے ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے اور سورس کیا ہے؟ کہ اتنے میں ان کی تصدیق کھلی آنکھوں سامنے آجاتی ہے۔ پچھلے مضمون میں بندہ کے قلم سے یہ جملے نکل گئے تھے: ''1987ء سے زمین کی قدرتی گردش کو متاثر کرکے ''زمین کی نبض'' سے چھیڑ چھاڑ کی کوششیں شروع ہیں حتی کہ زمین کا مقناطیسی میدان ختم ہوجائے گا اور اس کی گردش تھم کر حدیث شریف میں بیان کردہ ظہور دجال کی علامات کے مطابق سست ہوجائے گی۔ ایک دن ایک سال کے برابر، پھر ایک دن ایک ماہ کے برابر، پھر ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔''

یہ جملے بندہ نے کس تناظر میں کہے تھے؟ پہلے اسے سمجھ لیں تو آگے چلتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک پہاڑ اپنے مرکز سے ہٹ نہ جائیں گے۔'' اس طرح حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے قریب سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ جب یہ نشانی ظاہر ہوجائے تو توبہ کا دروازہ بند کردیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئی ایمان لائے یا توبہ کرنا چاہے تو مقبول نہ ہوگی۔ جب ہم فلکیات پڑھتے پڑھاتے تھے اور اکثر قارئین کے علم میں ہوگا کہ جامعۃ الرشید میں اس علم پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ہمارے شعبۂ فلکیات کی تحقیقات کو دنیا کے مسلم وغیر مسلم کے نامور ماہرین فلکیات قدر کی نظر سے دیکھتے اور سو فیصد قابلِ اعتماد سمجھتے ہیں۔ فلکیات میں جب قبلہ رکھنے کی بحث آتی ہے تو عام لوگ ''قطب نما'' کو استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ ہمارے ہاں اسے قابلِ اعتماد ذریعہ نہیں سمجھا جاتا۔ اس لیے کہ قطبین کے پاس موجود مقناطیسی لہروں کا ڈیوییکل ذخیرہ اپنا مقام بدلتا رہتا ہے جس سے قطب نما کی سوئی متاثر ہوتی ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: احسن الفتاوی، ج:2، ص:347) بعض لوگ تو ''قبلہ نما'' استعمال کرتے ہیں جبکہ یہ ''قطب نما'' سے بھی زیادہ مخدوش ذریعہ ہے۔ اس میں دس سے بارہ درجے کا نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ لہٰذا عوام کو چاہیے کہ مساجد کا قبلہ رکھتے وقت یا جانچ کرواتے وقت مستند علماء سے رابطہ کریں۔ خود سے اس فن کے شناور بننے کا دعویٰ نہ کریں جس کی ابجد سے بھی عام لوگ واقف نہیں ہوتے۔

یہ تو ایک بات ہوئی۔ دوسری بات یہ کہ قیامت کے قریب سورج مغرب سے طلوع ہوگا؟ اس کی فلکیاتی توجیہ کرتے ہوئے دماغ چکرا جاتا تھا۔ زمین تو ویسے ہی ''چکراتی گولہ'' ہے لیکن جب آپ طلبہ کو اس چکراہٹ کی تشریح سمجھانا شروع کرتے ہیں تو تھوڑی دیر کے لیے دماغ چکر کھا کے رہ جاتا ہے۔ اس کی آسان تشریح سوچتے سوچتے اور اس بارے میں ارضیاتی سائنس کا مطالعہ کرتے کرتے وہ بات ہاتھ لگی جو پچھلے کالم میں بر سبیل تذکرہ آگئی تھی اور جس کی تصدیق اس چونکا دینے والی خبر سے ہورہی ہے جو اسی ہفتے سرخیوں کے ساتھ پوری دنیا کے باسیوں کو اپنی طرف متوجہ کررہی ہے لیکن افسوس کہ اس کے پس پردہ مقاصد پر کم ہی لوگ توجہ دیں گے۔ اب پہلے ایک نظر اس خبر اور اس میں مذکورہ اس تجربے کے مقاصد اور متوقع خطرات پر، پھر ان شاءاللہ وہ نتائج جن سے حدیث شریف کی پیش گوئی پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ یہ خبر 11 ستمبر 2008ء، بروز جمعرات ملک کے تمام قومی اخبارات میں چھپی ہے:

''نیوکلیائی ریسرچ کے یورپی ادارے سرن کے زیر اہتمام دنیا میں طبعیات کا سب سے طاقت ور تجربہ شروع ہوگیا ہے جس کا مقصد کائنات کی تخلیق کا راز جاننا ہے۔ دنیا میں طبعیات کا سب سے طاقت ور تجربہ جس کے بارے میں تین دہائیاں قبل سوچا گیا تھا [تصدیق ملاحظہ ہو۔ بندہ نے اپنے مضمون میں 1987ء لکھا تھا] 27 کلومیٹر لمبی سرنگ میں ذرات کی پہلی بیم یا شعاع چھوڑ دی گئی ہے۔ پانچ ارب پاؤنڈ لاگت سے تیار ہونے والی اس مشین میں ذرات کو دہشت ناک طاقت سے آپس میں ٹکرایا جائے گا تاکہ نئی طبعیات میں تباہی کی علامتوں کو آشکارا کیا جاسکے۔ اس تجربے کا بنیادی مقصد کائنات میں بگ بینگ سے چند ثانیے بعد کے حالات کو

اب بھی وقت ہے!

ازسرنو تخلیق کرنا ہے۔ فرانس اور سوئٹزر لینڈ کی سرحد کے نیچے کھودی گئی اس بہت بڑی سرنگ میں ایک ہزار سلنڈر کی شکل کے مقناطیسوں کو ساتھ ساتھ رکھا گیا ہے، ان ہی مقناطیسی سلنڈروں سے پروٹون ذرات کی ایک لکیر پیدا ہوگی جو ستائیس کلومیٹر تک دائرے کی شکل میں بنائی گئی سرنگ میں گھومے گی۔ سرنگ میں پروٹون ذرات کے ٹکرانے سے دو لکیریں پیدا ہوں گی جنہیں اس مشین کے اندر روشنی کی رفتار سے مخالف سمت میں سفر کرایا جائے گا، اس طرح ایک سیکنڈ میں یہ لکیریں گیارہ ہزار جست مکمل کریں گی۔ بی بی سی کے مطابق سائنس دان کائنات کے وجود میں آنے کی تھیوری بگ بینگ کے حالات کو جاننے کے لیے جو تجربہ کر رہے ہیں، اس کے حوالے سے کچھ ناقدین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس تجربے کے نتیجے میں کہیں وہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے جسے بلیک ہول کہتے ہیں۔ بلیک ہول اس وقت خطرناک ہوتا ہے جب اس کی زندگی اور توانائی کافی زیادہ ہو۔ پھر اس میں چیزوں کو اپنی جانب کھینچ سکنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔''

خبر کے آخر میں سائنس دانوں نے جو خدشات ظاہر کیے ہیں، حقیقت میں بات اس سے آگے کی ہے۔ کائنات کو تسخیر کرنے کا جو منصوبہ ''یہودی بگ برادرز'' نے بنایا ہے، یہ تجربہ اس کا حصہ ہے۔ اس میں جو 80 سائنس دان (بشمول دو پاکستانیوں کے جو تالی بجانے پر اکتفا کر رہے تھے) شریک ہیں، ان کی اکثریت یہودی ہے۔ اس پر جو دس ارب ڈالر سرمایہ خرچ ہوا ہے وہ یہود کا کمایا ہوا سود ہے۔ یہ دراصل کرنا کیا چاہتے ہیں؟ یہ جھوٹے زمینی خدا (مسیح کاذب، الدجال الاکبر) کے ظہور سے قبل زمین کو اتنا مسخر کر لینا چاہتے ہیں کہ اس کی گردش، اس سے پیدا ہونے والے موسم، بارشیں، ہوائیں، فصلیں، پانی، نباتات، جمادات وجنگلات......غرض ہر چیز پر انہیں کنٹرول حاصل ہو جائے تاکہ زمین پر اسے زندہ رہنے دیں جو دجال کو خدا مانے اور جو اس کی جھوٹی خدائی کو دھتکار دے اس پر زمین تنگ کر دی جائے۔ یہ درحقیقت اس ابلیسی مشن کی تکمیل ہے جس کے مطابق دجال جس کو چاہے گا غذا دے گا، جن کو چاہے گا فاقے کرائے گا۔ (دنیا میں غذائی مواد تیار کرنے والی تمام بڑی کمپنیاں خالص یہودی ملکیت ہیں) جس کی زمین میں چاہے گا فصلیں اُگیں گی جس کی چاہے گا بارش بھی روک دے گا۔ (بیج پیٹنٹ ہوں گے اور بارشیں مصنوعی ہوں گی۔ قدرتی بارش کے عمل کو کسی حد تک متاثر کرنے کا ایک مظاہرہ بیجنگ کے حالیہ اولمپک گیمز 2008ء میں ہو چکا ہے)

یہ تو اس منصوبے کے مقاصد ہیں۔ اس کے نتائج کیا ہوں گے؟ وقت تھم جائے گا اور دجال کے خروج کی شرط مکمل ہو جائے گی۔ مشہور حدیث شریف کے مطابق جب دجال نکلے گا تو زمین پر چالیس دن رہے گا۔ پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینے کے برابر اور تیسرا ہفتے کے برابر ہوگا۔ بقیہ سینتیس دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ اس طرح اس کے دنیا میں ٹھہرنے کی کل مدت ایک سال دو مہینے اور چودہ دن کے برابر بنتی ہے۔ بعض محدثین نے فرمایا تھا کہ یہ دن حقیقت میں لمبے نہ ہوں گے۔ پریشانی کے باعث لوگوں کو طویل معلوم ہوں گے۔ لیکن علامہ نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ اکثر علمائے حدیث کے نزدیک حدیث سے اس کا ظاہری معنی ہی مراد ہے یعنی یہ دن فی الواقع اتنے لمبے ہوں گے جتنا کہ حدیث شریف میں ذکر ہے۔ اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کھلی دلیل ہے کہ باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ پہلے تین دن عام دنوں سے الگ قسم کے ہوں گے۔ نیز دجال کا فتنہ ایسا نہیں کہ اس سے پیدا ہونے والی پریشانی تین دن میں ختم ہو جائے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان علماء اور محدثین کرام کو بہترین جزائے خیر دے جنہوں نے حدیث شریف کو ہم تک اصل شکل میں پہنچایا اور اس کا جو معنی بھی قرین قیاس ہوسکتا تھا، وہ بیان کیا۔ کچھ معنی ایسے تھے جو گزشتہ دور میں سمجھ نہیں آ سکتے تھے لیکن آج ان کو سمجھنا آسان ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ کیسے؟

سمجھا جاتا تھا کہ زمین کی گردش اپنے محور میں ہر صدی کے دوران 1.4 ملی سیکنڈ سست ہو رہی ہے۔ اس گردش کے سبب دن رات بنتے ہیں لیکن جدید تحقیقات کے

اب بھی وقت ھے!

نتیجے میں سائنس دانوں نے دریافت کیا ہے کہ رفتار میں یہ کمی بعض اوقات تیزی سے مزید گرتی ہے اور اس کے تین بڑے اسباب ہیں:

(1) مختلف سیاروں کی کششِ ثقل اس رفتار میں کمی لانے کا سبب بنتی ہے کیونکہ وہ زمین کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

(2) گردش کی رفتار کو سست کرنے کے عمل میں کرۂ ارض کا اپنا کردار بھی ہے۔ یہ کردار ہواؤں میں تبدیلی کے نتیجہ میں اُبھرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فوری گردش میں سستی لانے کا 90 فیصد عمل ہواؤں کی تبدیلی ہی کرتی ہے۔ اگر ہوا کی رفتار بڑھ جاتی ہے تو کرۂ ارض کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔

(3) تیسرا اور اہم سبب Haarp نامی ادارہ ہے۔ یہودی سرمائے سے یہودی سائنس دانوں کی زیر نگرانی چلنے والا یہ ادارہ موسموں کے انداز میں تبدیلی، زمین کی محوری گردش میں سستی لانے، نیز کرۂ ارض میں زلزلوں میں اضافے کا بھی ذمہ دار ہے۔ Haarp ایک پروجیکٹ ہے۔ اس کا معنیٰ ہے: ''ہائی فریکوئنسی ایکٹو آرورل ریسرچ پروجیکٹ''...... 1987-92ء کے دوران اس ادارے کے سائنس دانوں نے ایک ایسا ہتھیار پیٹنٹ کرایا جو زمین کے آیونی کرہ یا مقناطیسی کرہ کے کسی حصہ کو تبدیل کر سکتا ہے۔ 11/ اگست 1987ء کو رجسٹر ہونے والے اس عسکری ہتھیار کو مشہور یہودی سائنس دان برنارڈ جے ایسٹ لنڈ نے ایجاد کیا تھا۔ 1994ء میں امریکی محکمۂ دفاع کے سب سے بڑے ملٹری کنٹریکٹرز ''ای سسٹمز'' نے یہ ہتھیار خریدا اور دنیا میں سب سے بڑا آیونی ہیٹر تعمیر کرنے کا ٹھیکہ لیا۔ یہ ہتھیار ماحولیاتی دباؤ پیدا کر کے کرۂ ارض کی فطری قوتوں میں ردوبدل اور زلزلوں کی شدت میں اضافہ لا سکتا ہے۔ یہ ردوبدل دجالی مشن کی تکمیل اور دجال کے ظہور کو قریب لانے کی کوشش ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ گزشتہ چند سالوں سے زمین کے موسم میں غیر معمولی تبدیلیاں آرہی ہیں۔ یہودی سائنس دان ماحول (فضا) میں کس طرح دباؤ پیدا کرتے ہیں اور کیا وہ واقعی فضا میں دباؤ پیدا کر لیتے ہیں؟ اس کا جواب ہے کہ وہ فضا کو آیونائز یا ڈی آیونائز کر کے دباؤ پیدا کر لیتے ہیں۔ 1958ء میں وائٹ ہاؤس کے مشیر موسمیات، کیپٹن ہاورڈ ٹی اورویل نے کہا تھا کہ محکمہ دفاع جائزہ لے رہا ہے کہ وہ طریقے تلاش کیے جائیں جن کے ذریعے زمین اور آسمان میں آنے والی تبدیلیوں کو استعمال کر کے موسموں پر اثر انداز ہوا جا سکے۔ مثلاً: کسی مخصوص حصے میں فضا کو ایک الیکٹرونک بیم کے ذریعے آیونائز یا ڈی آیونائز کیا جا سکے۔ یہ 1958ء کی بات ہے اور اب 2008ء ہے۔ یہودی سائنس دانوں کی زمین کے قدرتی نظام سے چھیڑ چھاڑ اور اسے اپنے قبضے میں لینے کی کوشش بہت آگے جا چکی ہے اور شاید وہ وقت دور نہیں جب وہ کوئی ایسی حرکت کریں گے کہ ہماری زمین کی قدرتی گردش کسی ''بگ بینگ'' کے نتیجے میں شدید متاثر ہو۔ وقت کچھ دیر کے لیے تھم جائے اور پھر کچھ دیر بعد اپنی اصلی حالت پر آئے۔ مثلاً تین دن بعد جن میں سے پہلا دن بہت لمبا (سال کے برابر) دوسرا کچھ کم (مہینے کے برابر) اور تیسرا اور کم (ہفتے کے برابر) ہو۔ اس اجمال کی تفصیل تھوڑی سی تشریح چاہتی ہے۔ آیئے! اس پر ایک نظر ڈالیں۔

ہماری زمین ایک دیوہیکل مقناطیس ہے جو گردش کے مختلف درجوں کے ساتھ مقناطیسی میدان تخلیق کرتی ہے۔ زمین جس قدر تیزی سے گردش کرتی ہے اسی قدر طاقت ور اور کثیف مقناطیسی میدان بنتا ہے۔ ایک اور قوت بھی ہے جو زمین کی گردش سے براہِ راست تعلق رکھتی ہے اور یہ ''زمین کی گمک کا تواتر'' ہے۔ یہ تواتر بنیادی گمک کا تواتر یا Schumman cavity Resonance کہلاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسے ''زمین کی نبض'' بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کی شناخت 1899ء میں ہوئی تھی۔ تب سے 1980ء کے عشرہ کے درمیان تک زمین کی نبض 7.8 ہرٹز یا 7 سائیکل فی سیکنڈ تھی لیکن 1986-87ء کے بعد جب سے کرۂ ارض کی فضا سے

shared by: www.alkalam.pk

اب بھی وقت ھے!

برنارڈ جے ایسٹ لنڈ کے ایجاد کردہ آلات سے چھیڑ چھاڑ شروع کی گئی ہے، نبض کی رفتار میں تیزی آ گئی ہے۔ 1995ء کے آخر تک ایک اندازے کے مطابق یہ 8.6 ہرٹز تھی اور اب سنا ہے کہ یہ 10 کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اس میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ مذکورہ بالا تجربے اور اس جیسے مزید تجربوں سے اس میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔ غالب امکان ہے کہ جب زمین کی گمک 13 سائیکلز فی سیکنڈ تک پہنچے گی تو ایک ایسا وقت آئے گا کہ مقناطیسی فیلڈز زیرو کے قریب ہو جائے گا۔ Awakening to Zero point نامی تہلکہ خیز سائنسی انکشافات پر مبنی کتاب کا مصنف گریگ بریڈن اس وقت کو ''زیرو پوائنٹ'' کہتا ہے جب زمین کا مقناطیسی میدان بالکل ختم ہو جائے گا کیونکہ ہمارے سیارے کی گردش رک جائے گی۔

دجال کے خاتمے کے بعد جب حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو جائیں گے اور دنیا آخری وقت کے قریب پہنچ جائے گی تو زمین کچھ لمحوں کے لیے اپنی محوری گردش روک دے گی اور پھر مخالف سمت میں اپنے محور پر گھومے گی تو سورج ایک دن کے لیے مغرب سے طلوع ہوگا، پھر اس کے بعد گردش اپنے معمول پر آ جائے گی اور حسبِ معمول سورج مشرق سے طلوع ہوگا۔

عین ممکن ہے کہ اس کا ظاہری سبب بھی کائنات کے فطری نظام میں یہود کی غیر فطری مداخلت کی وہ کوشش ہو جو وہ ظہورِ دجال سے پہلے اس کے استقبال کے لیے کرتے رہے۔ اس کے کچھ اثرات تو زمین کی گردش تھم کر تین دن تک متاثر ہو جانے سے ظاہر ہوئے اور کچھ اثرات دجال کی ہلاکت کے بعد قیامت سے ذرا پہلے ظاہر ہوں۔ یہ محض ایک امکانی توجیہ ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ہر چیز کا حقیقی سبب اللہ رب العزت کا حکم ہے۔ وہ قادرِ مطلق کسی ظاہری سبب کا محتاج نہیں......اور اگر کوئی چیز اس کے حقیقی حکم کا ظاہری سبب بن جائے تو یہ اس کی ''امرِ کُن'' کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ نہ کوئی چیز اس کے قبضۂ قدرت سے باہر ہے اور نہ کوئی طاقت اس کی منشا کے خلاف کچھ کر سکتی ہے۔ اوپر جو کچھ لکھا گیا وہ یہ ناقص سمجھ کا ناقص اظہار ہے۔ حقیقت تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ یہاں اس ساری تفصیل کا مقصد ایک یاد دہانی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے: تین واقعات ایسے نمودار ہوں گے جو ایک دوسرے کے بعد رونما ہوں گے اور پھر فارغ وقت والوں کے پاس بھی وقت نہ رہے گا۔ ''اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ تین باتیں رونما ہوں گی تو پھر کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اس کو فائدہ نہ دے گا جس نے پہلے ایمان قبول نہیں کیا تھا یا پھر اس نے اپنے ایمان سے کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا۔ جب سورج اپنے غروب ہونے کے مقام سے طلوع ہونا شروع کر دے گا، دجال نمودار ہوگا اور زمین کا جانور نمودار ہوگا۔'' (صحیح مسلم) اسی وقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: ''جس روز تمہارے رب کی بعض مخصوص نشانیاں نمودار ہوں گی تو پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہوا اور جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو۔'' (القرآن) جب یہ نشانیاں نمودار ہو جائیں گی تو پھر توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ گویا کہ ہمارے پاس اب بھی وقت ہے۔ آئندہ نہیں معلوم کہ یہ وقت ہمارے ہاتھ میں رہتا ہے یا یہود کی چھیڑ چھاڑ سے تھم جاتا ہے۔ اے میرے بھائیو! اس رمضان کو سچی توبہ کا رمضان بنا لو۔ اس مرتبہ کے روزوں کو حقیقی تقویٰ کا ذریعہ بنا لو۔ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے جان مال لگانے، عزت آبرو لٹانے کا عزم کر لو......ورنہ کسے معلوم کہ مہلت ختم ہو جائے......خاتمے کی ابتدا ہو جائے اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں۔